Chapter 73 **سورة المزّمّل** One who chooses the most dependable companions (Muhammad PBUH)

آیات 20

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾

1-اے (رسالت کی ذمہ داری اٹھانے والے) اس کے معاملات میں تمہاری مدد کرنے والے اپنے ایسے ساتھی بناؤ جن میں ہم آہنگی اور یک رنگی ہو (تاکہ نازل کردہ نظامِ حیات ایسی عملی شکل اختیار کرلے جو حسین و جمیل ہو)۔

(**نــــوٹ**: مزمل کا لفظ الزمیل سے نکلا ہے اور اس کا مادہ (ز-م-ل) ہے جس کا بنیادی مطلب ہے اونٹ پر بیٹھنے والا۔ سفر کا وہ ساتھی جو معاملات میں مدد کرتا ہے۔ بوجھ اٹھانے والا۔ امرِ عظیم اٹھانے والا۔ کسی کو اونٹ پر اپنے پیچھے سوار کرلینا۔ کپڑوں میں لپٹ جانا وغیرہ۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کپڑوں میں لپٹ جانا مطلب نہیں لیا گیا کیونکہ اس سے مراد ہے معاملات میں لاپرواہی برتنا اور کاموں میں کوتاہی کرنا جبکہ رسولؐ نے تمام عمر اللہ کے احکام و قوانین پر پورا اترنے میں ایک لمحہ بھی کوتاہی نہیں کی۔ چنانچہ اس آیت میں جو ترجمہ دیا گیا ہے وہ سیاق و سباق کے لحاظ سے نسبتاً زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے)۔

قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۙ﴿۲﴾

2-(اس کے لئے ان ساتھیوں کی تعلیم و تربیت ضروری ہے اور دن میں فرصت بھی کم ہوتی ہے۔ لہٰذا) رات کو بھی قیام کرو (یعنی رات کو بھی آگاہی کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے) البتہ رات کا تھوڑا حصہ استعمال کرو (یعنی اس مقصد کے لئے رات کو بھی جاگنا ہوگا 17/19، 76/26)۔

نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا ۙ﴿۳﴾

3-(یوں ہے کہ) رات کا نصف یا اس میں تھوڑا حصہ کم کرلیں (تاکہ یہ بوجھ نہ بن جائے مگر یہ تعلیم و تربیت جاری رہنی چاہیے)۔

اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا ؕ﴿۴﴾

4-(البتہ ضرورت کے مطابق رات کا نصف حصہ سے) زیادہ بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ (بہرحال، راتوں کی ان مجالس میں تم انہیں) قرآن اس طرح سمجھاؤ کہ حُسنِ تربیت اور نظم و ضبط اُبھر کر ان کے سامنے آجائے۔ پھر اسی تربیت

اور نظم و ضبط کے ساتھ اسے عمل میں لاتے چلے جاؤ (ترتیلاً)۔ (ہم نے قرآن کو جس حُسنِ ترتیب و تناسب کے ساتھ مربوط کیا ہے، 25/32 اُسی حسنِ نظم و ترتیب کے ساتھ اس پر عمل کرتے جاؤ)۔

اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾

5- حقیقت یہ ہے کہ بہت جلد ہم تم پر ایسی عظیم الشان وزنی بات نازل کرنے والے ہیں (جو تم پر ایسی ذمہ داریاں ڈال دے گی جس میں تمہیں قرآن کو عملی شکل دینا ہوگی)۔

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ﴿۶﴾

6- یہ بھی حقیقت ہے کہ (دن میں مسلسل مصروفیت بھی ہو اور ذمہ داری نبھانے کے لئے) رات کا جاگنا بھی ہو، تو یہ (انسان) کو بہت زیادہ روند دینے والا ہوتا ہے۔ (لیکن اس طرح انسان کی قوتِ عمل میں پختگی آجاتی ہے اور دوسرے یہ کہ رات کے سکوت میں معاملات اور تعلیم و تربیت پر غور و فکر بھی اچھی طرح ہوسکتا ہے) اور بات اُبھر اور نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔

اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ﴿۷﴾

7- اور یہ بھی حقیقت ہے (کہ دن میں تجھے مخالفتوں کے ہجوم کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دیگر کئی معاملات ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں) تمہارے لئے اتنے کام ہوتے ہیں کہ سارا دن مصروف رہنا پڑتا ہے۔ (لہٰذا، جن معاملات کے لئے قدرے سکون کی ضرورت ہو، ان کے لئے دن میں وقت ہی نہیں مل سکتا)۔

وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا ﴿۸﴾

8- اور (اس طرح دن رات) اپنے نشو و نما دینے والے کی صفات پر غور و فکر جاری رکھو۔ اور (اپنی توجہ کو دوسری اطراف سے) ہٹا کر اسی طرف مرکوز کرلو (تاکہ رب کی صفات کے مطابق قرآن کو عملی شکل دے سکو، 69/52)۔

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿۹﴾

9- (اور اے رسولؐ تم پر نوعِ انسان کو اس عالمگیر ضابطۂ حیات کی عملی صورت میں آگاہی فراہم کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے جس کا بنیادی اور مرکزی نقطہ یہ ہے کہ اللہ وہ ہے جو) مشرقوں اور مغربوں یعنی ساری کائنات کی پرورش کررہا ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی پرستش و اطاعت کے لائق نہیں ہے اس لئے اسے ہی اپنا کارساز بنائے رکھو۔

وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اہۡجُرۡہُمۡ ہَجۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۱۰﴾

10- اور (اس نظامِ حیات کو قائم کرنے کے سلسلے میں ان گنت مشکلات آئیں گی اور مخالفین چالیں چلیں گے۔ لیکن اے

رسولؐ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے) تم ڈٹے رہو اور جو وہ کہتے ہیں انہیں کہنے دو اور ان سے دامن بچائے رکھو مگر خوبصورت اور مناسب انداز سے دامن بچاؤ (کیونکہ آخرِ کار مقصد تو یہ ہے کہ ہر ایک کو نازل کردہ آگاہی کے قریب لایا جائے نہ کہ دُور ہٹایا جائے)۔

وَذَرۡنِیۡ وَالۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ وَمَہِّلۡہُمۡ قَلِیۡلًا ﴿۱۱﴾

11-اور یہ لوگ جو فراوانیوں اور خوشحالیوں کے مالک ہیں اور (پھر بھی ہماری نوازشات اور آگاہی) کو جھٹلائے چلے جاتے ہیں تو انہیں ہمارے حوالے رہنے دو اور تھوڑی سی مہلت دے دو۔ (ہمارا اٹل قانون ایسے لوگوں سے خود ہی نمٹ لیتا ہے)۔

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّجَحِیۡمًا ﴿۱۲﴾

12- کیونکہ اس میں کسی کو کسی بھی قسم کا شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے (اِنَّ) کہ ہمارے پاس بیڑیاں اور ہتھکڑیاں ہیں اور (دوزخ) کی دہکتی ہوئی آگ تیار ہے۔

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّعَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۳﴾

13-اور ایسا کھانا جو حلق میں جا کر اٹک جائے اور ایسا عذاب جو غم اور پریشانیاں پیدا کر دینے والا ہے۔

(نوٹ: آیات 11، 12، 13 کے مطابق ایسے افراد یا قوم جن کے پاس فراوانیاں اور خوشحالیاں ہیں، انہیں بے حد محتاط رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اللہ کے اٹل قوانین کی گرفت کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ آیت 11 میں اللہ نے براہِ راست یہ کہا ہے کہ انہیں میرے حوالے کر دیا جائے)۔

یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ وَکَانَتِ الۡجِبَالُ کَثِیۡبًا مَّہِیۡلًا ﴿۱۴﴾

14-(ایسے خوشحالوں کو آگاہ رہنا چاہیے کہ قیامت کا دن طاری ہو کر رہے گا۔ اور یہ وہ دن ہوگا) جس دن زمین اور پہاڑوں پر (یوں) لرزہ طاری ہو جائے گا جیسے ریت کے ٹیلے ہیں جو بکھرے جا رہے ہیں۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاہِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾

15-(لہٰذا، اے نوعِ انسان) کسی کو کسی قسم کا شک وشبہ نہیں رہنا چاہیے کہ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول (محمدؐ کو) بھیجا ہے جو تم پر گواہ ہے (کہ تم درست راستہ اختیار کرتے ہو یا غلط راہ پر چلتے رہتے ہو۔ اور یہ مقصد کسی رسول کے لئے نیا نہیں بلکہ یہ ایسے ہی ہے) جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔

فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰہُ اَخۡذًا وَّبِیۡلًا ﴿۱۶﴾

16- لیکن ہوا یہ کہ فرعون (بجائے نازل کردہ ہدایات کو تسلیم کرنے کے) اس رسول کی نافرمانی کرتا رہا۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہم نے اُسے ایسی سختی سے پکڑا کہ وہ اس کی گرفت سے نہ نکل سکا۔

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ﴿١٧﴾

17- چنانچہ (یہ حقیقت یاد رکھو کہ جب فرعون جیسا قوت و جبروت رکھنے والا حکمران ہمارے احکام وقوانین سے انکار و سرکشی کرکے ہماری گرفت سے نہ بچ سکا) تو تم نازل کردہ سچائیوں سے اور ہمارے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار و سرکشی اختیار کرکے اس دن کیسے بچ سکو گے جس (کی تباہی کی شدت اور سختی) بچوں کو بوڑھا کردینے والی ہوگی۔

(نوٹ: یہ آیت ہر اس حکمران یا اختیار رکھنے والے کے لئے تنبیہہ ہے جو نازل کردہ احکام وقوانین سے ہٹا ہوا ہے۔ اس لئے اسے یہ آیت پڑھتے ہی بہت زیادہ محتاط ہوجانا چاہیے۔ اِس آیت 73:17 سے ایک اور آگاہی یہ ہے کہ بچوں کا فوری طور پر بوڑھا ہوجانا پتا دیتا ہے کہ وقت کی آغوش میں ایسی حالتیں بھی ہیں جہاں ماضی و حال و مستقبل کا تصور ختم ہوجاتا ہے یا جہاں مستقبل اپنے وقت سے بہت پہلے طاری ہوسکتا ہے۔ بہرحال اگرچہ وقت بذاتِ خود ایک مخلوق ہے پھر بھی یہ فرشتوں وروح کی طرح اِنسانی عقل سے باہر ہے کہ اِس کے مکمل حقائق کیا ہیں)۔

اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾

18- (وہ عذاب والا دن ایسی سختی کا ہوگا) جس سے آسمان پھٹ جائے گا۔ (اور یہ تباہی اٹل ہے) اس کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔

ع 1 19 13 اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ ع

19- لہٰذا، یہ حقیقت ہے کہ یہ (قرآن) ایک سبق آموز آگاہی ہے۔ (اسے حکمران ہو یا عام فرد) جس کا جی چاہے اختیار کرلے اور اپنے رب کی طرف جانے والے راستے پر چل پڑے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ
ع 2 1 14 هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع

20- (بات یہاں سے چلی تھی کہ اے رسولؐ تم ایسے ساتھی بناؤ جن میں یک رنگی ہو اور ان کی تعلیم وتربیت اور قرآن کی آگاہی دینے کے لئے رات کے وقت کا استعمال کیا کرو، 7-73/1۔ اس سلسلے میں اب ہم تمہاری توجہ جس نکتے کی

طرف دلانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ) یہ حقیقت ہے کہ تمہارے نشوونما دینے والے کو یہ علم ہے کہ تم کبھی دوتہائی رات تک (اس مقصد کے لئے مشغول رہتے ہو) کبھی آدھی رات تک اور کبھی ایک تہائی رات تک اور تمہارے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی تمہارے ساتھ ہوتی ہے۔لیکن اللہ نے رات اور دن کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔(اس لئے رات کے وقت آرام کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔78/9-11اور) وہ جانتا ہے کہ تم لوگ (نازل کردہ مقصد کی تکمیل کی خاطر نینداور آرام کا قطعاً خیال نہیں کرتے۔لیکن تم) اس کو زیادہ دیر تک نباہ نہیں سکو گے۔لہٰذا، اللہ نے تم پر یہ عنایت کی ہے کہ تم آسانی سے قرآن کی جتنی آگاہی ممکن ہواتنی دے دیا کرو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی مریض ہے اور بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ کی فضیلتوں اور فراوانیوں میں سے تلاشِ (معاش) کے لئے زمین میں سفر کرنا پڑتا ہے۔اور کئی دوسرے ایسے ہیں جنہیں اللہ کی راہ میں یعنی اللہ کے نازل کردہ نظام کی حفاظت کے لئے جنگ میں جانا پڑتا ہے۔ لہٰذا، جس قدر آسانی ہو سکے قرآن کے اُتنے حصے کی ہی آگاہی فراہم کرواور زکواۃ ادا کرتے رہو یعنی نوع انسانی کی نشوونما کا انتظام کرو۔اور (ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے نازل کردہ نظام کے قیام واستحکام کے لئے اپنے دولت وسرمایہ میں سے) اللہ کو قرض دو ایسا قرض جو خلوص کے حسن پر مبنی ہو۔اور (یاد رکھو کہ) جو بھی تم بہترین کام کر کے اپنے لئے آگے بھیجو گے تو تم اللہ کے پاس (نہ صرف اس کا) بہترین اجر پاؤ گے (بلکہ وہ اجر) عظمتوں سے بھرا ہوا ہوگا۔(چنانچہ یہ ہے وہ طریق کار جس کی وجہ سے) تم اللہ سے مصیبتوں سے بچنے کے لئے حفاظت طلب کر سکتے ہو۔اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے کہ اللہ ہی تباہیوں سے بچنے کے لئے حفاظت فراہم کرنے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔